جلد ۷ | [illegible] | دوشنبہ ۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۲ء | نمبر ۱۰۷

## مقدمہ [illegible]

## کچھ تو راحت ملی

[illegible] خواست کی [illegible]
[illegible] کے متعلق [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] جگہ بالکل بند کی جائے [illegible]
پہلے تو [illegible] ہوگی اور یہ [illegible]

[illegible]

## مان نہ مان میں تیرا مہمان

[illegible] بچے [illegible] ہیں بڑے [illegible] ہیں ہمدردی
[illegible] کرتے ہیں کہ خواہ
مخواہ بھی [illegible] سا سمجھا جائے۔ کلکتہ کے عیسائیوں
نے ایک کمیٹی [illegible] بنائی ہے کہ بچوں کو
ماں باپ کے ظلم سے بچائیں [illegible] معقول [illegible]
کے لئے یہ خوب [illegible] کی۔ اب تو وہ خوب
[illegible] کسی بچے کے ماں باپ نے کام [illegible]
[illegible] حاصل کرنے کیلئے کچھ [illegible] کی اور یہ کمیٹی [illegible]

[illegible]

## ہندو مسلمانوں کا میل

[illegible] کے ہندوؤں کی نسبت تو یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے ایام
محرم میں ایسی دھینگا دھینگی اور شورہ پشتی سے کام لیا۔ کہ
[illegible] اپنی تعزیہ داری [illegible]
[illegible] ہمارا خیال تو یہ ہو گیا تھا کہ تمام ہندو
[illegible] ذلیل سمجھنے لگے [illegible] جاتے ہیں لیکن
نہیں [illegible] ایسے بھی ہندو
ابھی موجود ہیں جو ہر حال میں مسلمانوں کی شرکت کو قبول کرتے
ہیں اور اپنی خوشی [illegible] مقدم رکھتے ہیں
چنانچہ قصبہ [illegible] کے اہل ہنود کی نسبت بیان کیا گیا کہ
ایام محرم میں انہوں نے بڑی شرافت سے کام لیا [illegible]
[illegible] اور مسلمانوں کے شریک [illegible]
[illegible]

[illegible]

## تنگ آمد بجنگ آمد

روس خان کی آجکل تینون چولین ڈھیلی ہو رہی ہین۔ وہ اپنے نزدیک سمجھے ہوے تہی کہ میری پالیسی ایسی پیچیدہ اور میرا رعب ایسا رعایا کے دلپر چھایا ہوا ہے کہ کوئی سر نہین اوٹھا سکتا۔ یہی وجہ تہی کہ وہ آئے دن ایسے اڑنگے لگاتا رہتا تہا۔ کہ ہر طرح رعایا کو پیسہ اور گلا پڑتا تھا۔ روس بچون نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ اونکا اور سے سیکون۔ اونہ مین پیچے مین ساگے مین مینچے مین۔ غرض اون کا خیال یہ تہا کہ مین ہی انکا خدا ہون یہ مجہ سے منحرف ہوکے جاینگے کہان۔ اسلئے اوسنے یہ خیال کر لیا تہا کہ جیسا چاہے ظلم کئے جاو۔ ستم کئے جاؤ۔ رعایا کو صبر کا مارا ہے ننگا بھوکا کر دو۔ کوئی پرسان حال نہین ہو سکتا۔ جانتی کو یہ خبر ہی تہی کہ رعیت چو بیخ است و سلطان درخت۔ اصل مین جو کچھ ہے وہ رعایا ہی ہے۔ رعایا کیسی ہی مری گری ہو۔ کمزور ہو لاچار ہو لنگڑی ہو۔ بگڑ جانے پہ اوسکا پاسہ بھاری پڑتا ہے۔ شاہی فوج کے مقابلہ مین اگر وہ غالب آگئی۔ تب تو پہر اوسکی سلطنت ہی ہے اور اگر مغلوب ہو گئی تب بہی سلطنت کو اودہا ڈیگی۔ کیونکہ کل رعایا جب مرنے پر کمر باندہ لیگی تو پہر مرکے ہی پیچھا چہوڑیگی۔ اور جب یہی مرگئی تو پھر سلطنت کیسی۔ بالحال سلطنت کا اوسٹ ٹیلا ہو ہی جائیگا۔ اسی وجہ سے شیخ سعدی ہزارون برس کے تجربون کا نچوڑ کرکے یہ فرما گئے ہین کہ سلطان درخت ہے اور رعیت بیخ ہے۔ اگر جڑ ہی کٹ جاے تو پہر درخت کیسے کہڑا رہ سکتا ہے۔

روس خان اپنی ظالمانہ پالیسی کے گھمنڈ مین بیٹھا تھا رعایا جون جون اوسکے سر چڑہتی جاتی تہی وہ اون کو وہ اوسکو تحت الثریٰ مین دہنسا تا جاتا تہا۔ [illegible] کی جنبش نہ اوسکے

## دیدے ٹم کرڈی

اور آنکہو نپر پردے ڈال دیئے تہے۔ سپاہی غرض پوری کرنے کے لئے ہر طرح وہ رعایا کو نچوڑ لیتا تہا۔ آج جہنگنے کا ٹکس لگا دیا۔ کل [illegible] یہ تہا۔ اب جب رعایا نے ٹکس کی بار بہاری سے بالکل ہمت ہی ہار دیا۔ تو یہ نادرشاہی حکم جاری کر دیا کہ خواہ مخواہ بہی (یعنی خیرخواہی سلطنت) فوجین داخل ہو جاؤ۔ اور وہ بہی اس صورت سے کہ کماؤ پیو گرہ کا اور نوکری بجالاؤ فوجکی۔ گو یہ ظالمانہ دستور سیر مدت دراز سے چلا آتا ہے۔ اسکی مخالفت پہلے بہی رعایا نے کی تہی۔ مگر زور کے ساتھ نہین کی۔ ایسے ہی بڑبڑا کے رہ گئی۔ لیکن اب جو بچہ اوسکا بالکل ناک مین دم آگیا اسلئے وہ کمالتی اور ڈنکے کی چوٹ مخالفت کرنے پر کمر بستہ ہوگئی۔ چنانچہ جگہہ جگہہ بلوہ ہو رہے ہین۔ روسی فوج ادہر اودہر لگا دو چتی پہر رہی ہے مگر وہ بہی سخت پریشان ہے۔ ایک شہر کی آگ بجہانے نہین پاتی کہ دوسرے شہر مین آتش فساد بہڑک اوٹہتی ہے۔ روس خان کے بہی ہوش باختہ ہو رہے ہین۔ ساری تیمار خانی ناک کے رستے نکل گئی۔ چارو ناچار جہک مار کے پالیسی نرم کرنی پڑیگی۔ اور رعایا کو اپنی رحمدلی کا یقین دلانا پڑا۔ اس کیلئے بالفعل یہ کیا ہے کہ کاشتکارون پر جو سات لاکھ روپیہ ایک عرصے سے بقایا چلا آتا تہا۔ وہ سب معاف کر دیا گیا۔ دیکہئے اب بہی رعایا کا جوش ٹھنڈا ہوتا ہے یا نہین۔

مگر اس معافی سے کیا ہوتا ہے۔ اصل مخالفت تو بہیں قانون کی ہے جسکے رو سے رعایا کو زبردستی فوجمین بہی بہرتی ہونا پڑتا ہے۔

## تعزیئے اور ٹچو

روپئے پیسے کے زور سے اب تو ازبیاں [illegible] مسلمانون کے مقابلہ مین پاؤن پہیلانے لگے۔ قدیمی رسم ورواج اور رعول دامن کے ساتھ کی بہی وہ پروا نہین کرتے جانتے ہین ناکہ گنگو قوم ہے سوے پیچہون کا تا روغنی ہے مسلمانون کی وہی مثل ہے گہر مین نہین دانے بڑہیا چلی بہنانے۔ زبانی جمع خرچ پر سینہ زوری دکہاتے ہین۔ انگریزی راج مین اونکا دبا لینا ہی کیا کرینگے اسمین سینہ زوری کام نہین دیتی غرض بعض مقام کے ہندوؤن کے خیالات مین اس قسم کے تغیر پیدا ہو گئے ہین کہ وہ اب مسلمانون کو کوئی چیز نہین سمجہتے۔ چنانچہ قصبہ بہوجپور (فرخ آباد) کے ہندوؤن کی نسبت رپورٹ کی گئی ہے کہ اون کی دہینگا دہینگی سے امسال تعزیہ داری بالکل بند ہی ہوگئی۔ وجہ یہ ہوئی کہ صاحب کلکٹر بہادر نے یہ حکم جاری کیا۔ کہ ہندو علم اور ہندی کی گشت سے پہلے پہلے اپنی پوجاپاٹ سے فارغ ہو جائین۔ یہ نہو کہ [illegible] سے مسلمانون کی تعزیہ داری مین فرق آجائے تحصیلدار صاحب (جو خود بہی ہندو ہین) نے دونون گروہ کو بلوا کے محضر پر دستخط لے لئے۔ ہندوؤن نے اس اقرار پہ دستخط کئے کہ ہم نو بجے دن کے اپنے رنگون تماشہ کو ختم کر ڈالینگے۔ بعد دوپہر کے مسلمانون کو اپنی اچہل کود کا اختیار ہے۔ مسلمانون نے اس اقرار پر دستخط کئے کہ دوپہر سے پیشتر ہم کسی طرح کی دہوم دہام نہین مچائینگے۔ مگر ہندو اپنے قرار پر قائم نہ رہے۔ دیکہتے کہ مسلمان ۳ بجے تک منتظر ہوکے بیٹھے رہے۔ انہون نے دیکہا کہ ہندوؤن کا جوش کسیطرح کم نہین ہوتا۔ انکے مقصد کا تیور معلوم ہوتے ہین اسلئے مسلمانون نے نہایت خاموشی [illegible] ضبط سے دور اندیشی سے کام لیا۔ اور [illegible]

# برٹش گورنمنٹ کا انصاف

وفادار دیسی ہمیشہ اپنے حکام کے قدموں پر جان نثار کرنے کو موجود رہتے ہیں۔ اور برٹش گورنمنٹ کو بھی اپنی پچاس سالہ حکومت کے ایام میں اچھی طرح اس امر کا یقین ہو گیا ہوگا کہ ہندوستانیوں کی سی جان نثار رعایا صفحۂ دنیا پر کہیں موجود نہیں ہے۔ مگر چند بد باطن انگریزی افسروں کی بیجا کارروائیوں نے غریب دیسیوں کو برٹش گورنمنٹ کی طرف سے بدظن کر رکھا تھا۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ جیسے کچھ مظالم ہو رہے ہیں سلطنت انگلشیہ کی منظوری سے ہو رہے ہیں۔ آئے دن ہندوستان کے برٹش حکام کے مظالم کی شکایتوں سے اخبارات کے کالم سیاہ ہوتے ہیں۔ اگر ممبران پارلیمنٹ کے کانوں تک یہ بات پہنچیگی تو ان کو نہیں سخت ناگوار گزرا کہ ہم تو ہندی رعایا کے آرام کے لیے اسقدر مغز پاشی کریں اور وہاں یہ انھیں غرض کہ ان شکایتوں کی اچھی طرح جانچ پڑتال ہونے لگی اور بڑے بڑے افسروں کی خبر لی گئی۔ بنگال میں مسٹر ویڈی نامی ایک سویلین نے دوران مقدمہ میں ایک گواہ کی گوشمالی کی۔ گواہ نے نالش دائر کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ صاحب بہادر پر پچیس روپیہ جرمانہ ہوا اور آیندہ ترقی سے بھی محروم ہوئے۔ وفادار دیسی رعایا کے لیے یہ خبر کسقدر خوشکن ہے کہ ایک غریب گواہ کی گوشمالی کی وجہ سے صاحب بہادر پر جرمانہ ہوا اس فیصلہ سے برٹش گورنمنٹ کے عدل و انصاف کا پورا ثبوت حاصل ہوتا ہے اور یہی باتیں ہیں جنہوں نے دیسی رعایا کو اس سلطنت کا گرویدہ بنا رکھا ہے اور ہندی جان و دل سے اسکی اطاعت کرتے ہیں۔ لیکن بعض جگہ دیکھتے ہیں کہ بد باطن حکام نے

# بڑا اندھیر مچا رکھا ہے

دیسیوں کیطرف وہ اس قدر حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ جو سلوک ان غریبوں کیساتھ کیا جاتا ہے اوسے جانوروں کیساتھ کرنا بھی کوئی انصاف پسند روا نہیں رکھ سکتا ہے۔ راولپنڈی کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایام محرم میں ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر رائن نے غریب مسلمانوں پر آتش گولوں سے حملے کیے۔ اور انہیں بڑی بیرحمی کے ساتھ گھوڑے کے پاؤں کے نیچے روندا۔ وہ تو چاہتے تھے درویش کیا ان درویش ہو کر چپ ہو گئے مگر وہاں کے مسلمانوں سے یہ بیرحمی نہ دیکھی گئی تو بے سمجھے بوجھے انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں مذکورہ پولیس افسر پر نالش کی۔ مگر یہ خیال نہ کیا کہ سگ برادر شغال۔ وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ برٹش گورنمنٹ کے عہد معدلت میں بھلا یہ ظلم کیسے روا ہو سکتا ہے۔ مگر وہاں معاملہ ہی دگرگون ہو گیا۔ مجسٹریٹ صاحب کو نالش خارج کر دینے ہی پر صبر نہ ہوا بلکہ انہوں نے کہا کہ ان بد تہذیب لوگوں کو پولیس افسر کی تہمت ہیں کے پاداش میں سزا ملنی چاہیے۔ گھر کی عدالت تھی بہت سو مسلمانوں پر دفعہ ۲۱۱ قایم کر کے جھوٹا الزام دینے کا جرم عاید کیا۔ لیکن سنا جاتا ہے کہ ان مسلمانوں نے ابتک ہمت نہیں ہاری ہے اور انہیں اس امر کا یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں ہمیں ضرور داد مل جائیگی۔ اب ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اس تصفیہ کا اپیل دائر کیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ برٹش اعلیٰ حکام ہرگز ہرگز اپنی مسند معدلت کو ہاتھ سے نہ دینگے بلکہ قانون انصاف کی خلاف ورزی کرنیوالے حکام کو انکی سزا دینگے

# ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

| [illegible] | رقم | مقام | نام |
| --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | ضلع ایٹہ | سید عبدالرحمن صاحب اہلمد بندوبست |
| [illegible] | [illegible] | ″ | منشی جنگ بہادر صاحب پیشکار بندوبست |
| [illegible] | [illegible] | ″ | منشی مصاحب علی صاحب ناظر بندوبست |
| [illegible] | [illegible] | ″ | منشی اکرام الحق صاحب محرر تصدیق بندوبست |
| [illegible] | [illegible] | ″ | منشی امراؤ علی خان صاحب محرر تصدیق بندوبست |
| [illegible] | [illegible] | ″ | سید ابوالحمد صاحب چپراسی بندوبست |
| [illegible] | [illegible] | ″ | تفضل حسین صاحب چپراسی بندوبست |
| [illegible] | [illegible] | ″ | مومن خان صاحب چپراسی بندوبست |
| [illegible] | [illegible] | کلکتہ | بابو جمیل صاحب |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | محمد نظر علی صاحب |
| [illegible] | [illegible] | ″ | والد نور شاہ صاحب [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | ″ | والد محمد وزیر صاحب [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | ″ | [illegible] |
| [illegible] | | میزان | |
| [illegible] | | رقم سابقہ | |
| [illegible] | | [illegible] | |

# عیسائیوں کی حرمزدگی

جس کی خمیر میں روز ازل سے فطرت اور شرارت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہو وہ بھلا کیونکر بھلا چنگا رہ سکتا ہے۔ بقول شیخ سعدی علیہ الرحمہ۔ عقرب نہ از پئے کین است مقتضای طبیعتش اینست۔ مسلمانوں کے ساتھ عیسائیوں کی ہمیشہ نوک جھونک ہوتی آئی ہے۔ اور ہر جگہ عیسائیوں کو نیچا ہی دیکھنا نصیب ہوا اب وہ اپنے دل کا بخار نکالیں تو کیونکر۔ جب دیکھتے ہیں کہ سیدھی طرح عہدہ برآ ہونا غیر ممکن ہے تو مکر و فریب کی چالیں چلتے ہیں۔ چنانچہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بیچوں بیچ میں ظالموں نے ایک عجیب وحشتناک شرارت کی۔ مکہ معظمہ سے ایک قافلہ مدینہ شریف کو جا رہا تھا۔ اثنای راہ میں مقام [illegible] پر قیام کیا۔ وہاں کے کنوئیں کا پانی پیتے ہی سب کے ہاتھ پاؤں پھیلا دئے اور اثنا غسل چند ہی ساعت میں ایک ہزار سے زیادہ حاجی دار جنان کو چل بسے اور راستہ یہی حال رہا۔ لوگ حیرت میں تھے کہ الہی یہ معاملہ کیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ تاڑنیوالے قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ قافلہ سالار ایک رات اسی اودھیڑ بن میں تھا کہ ایک شخص انگریزی لباس میں نظر آیا۔ کوئی خاص توجہ کو جاتا نہیں اوسکو جھٹ یقین ہو گیا کہ وہ عیسائی ہے فوراً بچہ جی کی گردن دبوچ لی گئی تو ہوش فرو ہو گئے سپہ سالار نے وہ ڈانٹ بتائی کہ برخوردار کا پیشاب خطا ہو گیا اور جھٹ اوگلدیا کہ مسلمانوں کو نقصان پہونچانیکی غرض سے ہم بصرہ سے قافلہ کے ساتھ ہو لئے تھے۔ ہمارا بہت بڑا جرگہ ہے سب جرائم زادے گرفتار ہو گئے اور [illegible]

# اچھی ترکیب سوجھی

جرمنی نے تو آجکل یہ پالیسی اختیار کر لی ہے کہ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا۔ یورپ جہاں دیکھئے لڑائی کا سامان نظر آتا ہے دول یورپ آپس میں ایک دوسرے سے بدظن ہو رہے ہیں مگر جرمنی نے اپنی صلح کل پالیسی کے باعث سب کے ساتھ سلسلہ اتحاد قائم رکھا ہے۔ دنیا بھر جسکو ہمارے پیارے خلیفۃ المسلمین سے بیر ہو اور گو جرمنی بھی اس کلیہ سے مستثنا نہیں تصور کیا جا سکتا مگر جس ظاہری مدارا اور چاپلوسی سے ترکی گورنمنٹ میں اسنے اپنا رسوخ پیدا کر لیا ہی وہ اس امر پر اچھی طرح دلالت کرتا ہے کہ جرمنی کو اس فن میں پورا کمال حاصل ہے وہ ہمیشہ ہی سعدی کے اس شعر پر کاربند ہے کہ بشیرین زبانی و لطف و خوشی توانی کہ پیلے بموے کشی۔ پہلے اسنے ترکی گورنمنٹ سے اتحاد کیا۔ پھر انگلینڈ اور فرانس کو اپنا بنا لیا۔ اب بڑی طاقتوں میں سلطنت متحدہ ہی باقی رہ گئی تھی۔ اسے اتحاد کی مطلوبہ زنجیروں میں جکڑنے کے لئے اوسنے یہ ترکیب نکالی کہ اپنے ولیعہد پرنس ہینری کو وہاں روانہ کر دیا اور جب پرنس موصوف سفر امریکہ سے واپس آیا تو شہنشاہ جرمنی نے سلطنت متحدہ سے یہ درخواست کی کہ شاہزادہ ولیعہد کے سفر کی یادگار قائم کرنیکے لئے امریکہ میں ہم فریڈرک اعظم کا ایک بت بنانا چاہتے ہیں۔ امریکہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے بڑی خوشی اور فرحت کے ساتھ اس درخواست کو قبول کیا۔ جرمنی کی غرض اس کارروائی سے اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپس میں اب اتحاد قائم [illegible]

# بہت منہہ چڑھ گئے ہیں

مصر میں عیسائیوں کو ہم قومیت سے زیادہ آزادی مل گئی ہے تو ان کے دماغ بہت ہی بہک چلے ہیں [illegible] گھمنڈ میں ہیں کہ برٹش گورنمنٹ کا دم سلامت ہے ہم اسلام پر جس طرح چاہیں بوچھاڑ کریں انہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ خلاف انصاف برٹش گورنمنٹ ایک لفظ بھی زبان سے باہر نہیں نکال سکتی۔ غضب خدا کا اسلامی سلطنت میں رہکر عیسائیوں کی یہ مجال کہ پاک دین اسلام پر بیجا حملے کریں۔ کمبخت اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر دیکھیں تو معلوم ہو کہ عیسائی معتقدوں کی نامعقول حرکتوں نے مذہب عیسوی کی کیسی [illegible] بنا رکھا ہے۔ [illegible] پادریوں کی [illegible] نے تمام عیسائی دنیا کو بحر ندامت میں غرق کر دیا ہے۔ مگر ان عیسائیوں کی ڈھٹائی دیکھئے کہ وہ دوسرے مذاہب کی توہین کرتے ہیں خصوصاً سخت تعجب کی بات تو یہ ہے کہ انہیں اسلام جیسے پاک اور بے لوث دین پر حملہ کرنیکی کیسی جرات ہو سکتی ہے۔ اگرچہ برٹش گورنمنٹ نے مصر میں بہت کچھ اقتدار پیدا کر لیا ہے مگر اسکے یہ معنے نہیں ہیں کہ خلاف انصاف عیسائیوں کی طرفداری کرینگے۔ اور واقعی بات تو یہ ہے کہ برٹش سلطنت نے حال کے ایک واقعہ سے عیسائیوں کو اس امر کا یقین دلا دیا ہے کہ ہم انصاف کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔ مصر میں ایک عیسائی اخبار نے اسلام کے خلاف توہین آمیز الفاظ استعمال کئے تھے جب مفتی صاحب نے استغاثہ کیا تو مذکور عیسائی کی پتلون کے تانکے ادھڑ گئے اور ۲ ماہ کیلئے جیل میں اپنے نامعقول اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے چلے گئے۔ انصاف پسند برٹش گورنمنٹ نے اس تعصب کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا اور [illegible]

## حجام کی حجامت کر ڈالی

ہم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ گوری چمڑی والوں ہی
کو صرف یہ حق حاصل ہے کہ اپنے نوکروں یا کسی کالے آدمی
کے ساتھ گالی جوتوں بندوق سے پیش آئیں! البتہ جس سے
بات کریں مگر اصل بات یہ معلوم ہوئی کہ محض
چمڑی کی گوری گوری رنگت ہی نے انہیں اسبات
کا مجاز نہیں کیا ہے۔ بلکہ یہ انگریزی لباس جسکے
جسکے زیب تن ہو خواہ سیاہ چمڑی والا ہی کیوں
نہ ہو خواہ فرعونی رعونت اسکی رگ رگ
میں دخل کرتی ہے اور دماغ گھاس چرنے
لگتا ہے۔ اگرچہ ہندوستان کے انصاف پسند
حکام نے اسبات کو اچھی طرح ثابت کر دیا ہے
کہ منصف برٹش گورنمنٹ کی نظروں میں میزان
عدل میں کالی گوری چمڑی کا ایک ہی حال ہے
اور انصاف کے کانٹے میں کسی قوم و ملت کو دوسرے
پر ترجیح نہیں ہے۔ مگر چند بد دماغ انگلوں نے یہ
وبائے تیزی دیسی جنٹلمینوں میں بھی پھیلا دی
ہے کہ بڑے ڈھچر پر چلنے والے دیسی بھی قابل
ہیں کہ ادنیٰ سے بات جوتی سے گفتگو کیجائے۔
حال ہی کا ذکر ہے کہ ایک دیسی جنٹلمین نے چہرہ
بنوانے کیلئے حجام کو بلوایا مگر نہ معلوم بد تہذیب
دیسی حجام نے جنٹلمین کے ساتھ کیا نامعقول حرکت
کی کہ انکو فصد کھلوانے کی ضرورت ہوئی سو لگے
پتلون سے باہر ہو کر بیچارے حجام کی حجامت بنانے
حجام مست پٹا کر منکر جنٹلمین کے اعلیٰ افسر کے پاس
بھاگا اور کہنے لگا حضور اس پتلون پوش دیسی کی پہلی
فصد کھلوائے تو میں حجامت بنا دوں۔ ان بھلا مانس
ان دیسی جنٹلمینوں کو کیا خبط ہو گیا ہے کہ گوری چمڑی والوں
کی تقلید کرنے۔ یہ خبر ہی نہیں کہ عدالت میں [illegible]
ہندوں کی کوئی وقعت نہیں [illegible]

## اچھا بہانہ ہاتھ لگ گیا

[illegible] روس نے منچوریا میں جب سے قدم رکھا ہے وہ
اسی فکر میں ہے کہ یہ مقام اسکے ہاتھ سے نہ جانے پائے
برٹش والوں نے پہلے ہی سے یہ سمجھ کر کہ توجہ کر کے
[illegible]
[illegible] انہوں نے پہلی ہی گرفت میں
[illegible] منچوریا خالی کرنے۔ مگر روس نے وہ وہ
[illegible] کہ انگریزی مدبروں سے کچھ نہ بن پڑا
اور روس نے رفتہ رفتہ اپنا پاؤں جما لیا۔
اسی دوران میں جاپان نے [illegible] اور برٹش سفیر [illegible]
ساتھ [illegible] ایک [illegible] کے متعلق معاہدہ
کی تیاریاں ہونے لگیں تو روس کو ایک معقول بہانہ
ہاتھ لگا۔ [illegible] اور میدان میں کود پڑا
اور کہنے لگا کہ یہ معاہدہ مکمل ہوا تو یہ سمجھئے کہ
جیسے باقاعدہ طور پر منچوریا پر قبضہ کر لیا [illegible]
کہ یورپ کی دوسری طاقتیں بھی روس کی ہمزبان
ہیں۔ روس نے معلوم اور نہیں کیا پٹی پڑھا دی۔ کہ
سب روس کی سی کہنے لگے۔ یہ خبر ہی نہیں۔ کہ
روس کی یہ شکایت محض خود غرضی پر محمول ہے۔
وہ تو صرف منچوریا پر دانت لگائے ہوئے بیٹھے
ہوئے ہیں۔ فکر ہے کہ منچوریا کسی صورت سے ہمارا ہو جائے
تو چین کی کیا مجال کہ ہمارے خلاف منشا کوئی
کارروائی کر بیٹھے۔ برٹش گورنمنٹ کو اب یقین
ہو گیا۔ کہ پارلیمنٹ کے چند ممبروں نے اسبات پر جو
زور دیا تھا کہ اگرچہ روس کہتا ہے کہ منچوریا پر جو
قبضہ غیر مستقل طور پر ہے لیکن رفتہ رفتہ وہ اسکو
ہضم ہی کر جائیگا۔ خیر گذشتہ را صلوٰۃ۔ اسکا کہنا
ہی فضول ہے۔ مگر اصل بات تو یہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ
کے آگے روس کا بھی کچھ ہے۔ روس تو یہ سمجھے ہوئے بیٹھا
[illegible]

## اسکے بھی گر و گھنٹال نکلے

خفیہ طور پر اس خوبی کے ساتھ اس معاہدہ کی کارروائی
کر لی۔ کہ کسیکو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی۔ اور وہاں
۳۰ اپریل کو معاہدہ پر دستخط بھی ہو چکے۔ جب پردہ
طشت از بام ہو گیا۔ یا یوں کہئے کہ اچھی طرح سے
اپنا اطمینان کر لینے کے بعد برٹش گورنمنٹ نے دول
یورپ کے کانوں تک یہ خبر پہنچا دی کہ اب آپکی چیخ
پکار سے کچھ حاصل نہیں۔ یہاں جو کچھ ہونا تھا ہو چکا
اور معاہدہ پر دستخط بھی ہو چکے تو روس بہت
ہی بگڑا۔ کہ افسوس ہماری حکمت عملی پر پانی پھر گیا
ہم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ خالی خولی دھمکی ہی سے
کام نکل جائیگا۔ اور وہاں انگریزوں نے اپنی خبر
لی۔ سی بھی کر لی۔ اب کیلئے روس کی کیا مجال ہے جو
ہمارے بہادروں کے منہ آئے اور سینے سپارے
یورپ میں جا بجا مخالفت پھیلا دی۔ جو بخوبی دوسری
طاقتوں کو بھی اس معاہدہ کی تحریر سے تجارتی
نقصان ہے اسلئے سب اسبات پر آمادہ ہوئی
ہیں کہ برٹش گورنمنٹ اس معاہدہ کو واپس لینے پر
مجبور کیجائے۔ مگر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ع این خیال
است و محال است و جنون۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ
ہماری بہادر گورنمنٹ دول یورپ کی گیدڑ بھبکیوں
میں آ کر اپنا نقصان کر لے سنا جاتا ہے۔ کہ
تمام دول یورپ میں سخت انتشار پھیلا ہوا اور
آپس میں اسکے متعلق ریشہ دوانیاں ہو رہی
ہیں۔ سفیر فرانس تو ہمیشہ ہی سے برٹش گورنمنٹ
کی مخالفت پر آستین چڑھائے ہوئے ہے اور
جب اسنے دیکھا کہ اور طاقتیں بھی اس وقت ہماری
مدد کو تیار ہیں تو فرنچ سفیر ایم لیسر نے اس
معاہدہ کی بہت سخت الفاظ میں مخالفت کی ہے
دیکھئے اسکا کیا نتیجہ [illegible]

# معرکہ آرائی

## پیارے پنچ بہادر کو نوٹس

یارجب - یہ گرگی ہرب اچھی نہیں جس شوراشوری سے آپنے سوال کیا ہے - ویسے ہی بے تکلی کیساتھ جیب سے گھڑی بھی دھر دیجئے - کام مردون کا نہین کام، دوسرا اگر تا ۔ پاؤن جس راہ مین رکھنا اوسے پورا کرتا ۔ ورنہ منھ سے بولئے سر سو کھیلئے کچہ وزن نثر کی بتر کی جیسی کر تسلیم کیجئے گا شغل گر ز ہو نہ ہتے ہعل کے بیلنے کے لیئے ۔ دلمین آمیشہ کلیجہ میرا ملنے کیلئے ۔ مدت گذری کہ چھیڑ چھاڑ کا اتفاق نہین ہوا - چلئے ابھی بہانے سے ہاتھ صاف ہو جائین گے - [illegible] کا خوب نہین جس کی روانی مین ۔ کہ [illegible] کی آتی ہے بندہ پانی مین ۔ دیکھئے ابکی دفعہ ایجانب آپکا جواب [illegible] زیادہ کیجئے - اللہ میان سے کہہ دیا جائیگا -

## عذر

پچھلے ہفتے ایجانب کے اشتہار کے پرچے مین چند غیر مہذب کلمے تحمل رعایات کی رو مین چھپ گئی تھی ہم اپنے کرمفرماؤن سے امید کرتے ہین رعایات کی رعایت مین یہجو و سمجھکر خیال مین نہ لائین گے اور محض عنایات و مراحم سے کام لیکر رعایت فرمائین گے - تسلیم

## مہاقتہ

گرتے ہین شہسوار ہی میدان جنگ مین
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنون کے بل چلے

لطف

# دگرگون حال عالم ہے آمد سے محرم کی

آپ جانئے محرم کا مہینہ بہی قدرت نے ایسا رنج کے سانچے مین ڈھالا ہے کہ حضرات پلاؤ و قورمہ خواہ چپاتی شکم ہون یا تنو رمعدہ - خواہ مخواہ اس ماہ مین شرعی سنت لپیٹ کر جوشش مین آ ہی جاتے ہین اور ایک نہ ایک گلگپ کر ہی بیٹھتے ہین لیکن یہ بہی سمجھنے کی بات ہے کہ تالی دونون ہی ہاتھ سے بجتی ہے - چنانچہ بعض علیہ الدہرتی و للنگوٹہ کہ جو باوجود چولی دامن کا ساتھ ہونے کے آج بھی نجل شادیانے بجانے کی سوجھتی ہے - مری شکل ہے کیسا تو گھر چلے اور کوئی بیٹھکر لیے - مومن بھائیون کی چھاتی دیکھئے ماتم کرتے کرتے پھولکر ڈبل روٹی ہو جاتی ہے - روتے روتے آنکھون مین امسال اشک ہو جاتا ہے - مگر بعض کو تو اندیشہ لاحق بھائیون کو ایسے رنج و بکا کے زمانے مین شادی کا [illegible] فکر [illegible] ہے - اب خیال کرنے کی بات ہے کہ ایسے موقعہ کا ار[illegible] یہ مووت [illegible] نہ ہو تو اور کیا ہو - امروہہ ضلع مرادآباد مین دیکھو تو یہ شادون نے خاص عشرہ کے روز برات چڑہائی - حکام نے بلا باجے کے برات نکالنے کی اجازت دیدی مگر آپ جلتے لاکہ چپ چپاتے برات نکالی جائے لیکن نام تو برات ہی ہے - بھلا ایسے وقت پر برات نکالنے کا کیا موقعہ تھا - کولہا کھیت کا پانی نکلا جاتا تھا - کیا لالائن بوڑھی ہوئی جاتی تھین جو اسطرح چٹ روٹی پٹ دال والی کارروائی کرنے پر آمادہ ہو گئے - اب اسکو مذہبی تعصب نہین تو اور کیا کہین - اس ناگوار حرکت پر امروہہ کے مسلمان حسن کی رستی کی طرح بل کھا گئے جنہون نے [illegible]

دو طرف فیرا وڈالنے شروع کیئے جس سے ایک ہندو بکینٹھ باس اور ۲ مسلمان شہید ہوئے - خونبہا اس خون ناحق کا ملیگا ایک ٹن - خون تھوکیگا وہین قاتل ترا شمشیر کا - ابتدا ہی مین حکام امروہہ کو اسبات کا فیصلہ کر لینا چاہئے تھا - یا برات عشرہ کے اگلے روز چڑہائی جاتی - ایسے موقعپر خواہ مخواہ تکرار ہو جانے کا اندیشہ ایک کے ذہن نشین ہو سکتا ہے - پہر کیا وجہ جو انکے ذہن اسطرح [illegible] کی [illegible] سب سے واقف ہین کہ یہ عشرہ کا دن کسقدر رنج والم کا دن ہوتا ہے - زمین و آسمان حیران وانسان سب ہی شہیدان کربلا کے مصائب پر بہا رہین کہاتے ہین - مگر نہ معلوم وہ کیسے سنگدل لوگ ہین کہ جو ایسے موقعپر [illegible] پر ظلم کرتے ہین - اب غور کرنے کا مقام ہے کہ جہاد صاحب بہادر دالی گوالیار بہی تو ہندو مذہب مین ہیں مسلمانون سے زیادہ اس ماہ کی حرمت کرتے ہین اور داد و دہش مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتے - خیر جو شدنی امر ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے ناحق جھگڑا گلے پڑ گیا - اون کے دہمکانے کو بس کافی تہی اک ترچھی نگاہ - کیا ضرورت فیر کی تہی کام کیا شمشیر کا - اب ادہر دل لگی گھسنے لگی کہ کمبخت لوگون کی گرفتاری کے سننے کو آ رہے ہین - مگر ین مونچھون والے پکڑے جائین داڑھی والے - پکڑ دھکڑ کا بازار خوب گرم ہو رہا ہے - بالفعل حکامون نے تحقیقات کے لیئے اپنا ہیڈکوارٹر امروہہ کر لیا - بیچارے مسلمانون سے پچھتایا ہی دل پس جانے لگے افسوس ایک تو دراسی مسلمانی اوسپر آنا کانی بیچارے کرتے بہی کیا دہمکانے سے ہی گئے گذرے - ایسے کیا کام بالادست اپنی عدل گستری انصاف کو [illegible] ہو جاوینگے اور ایسے [illegible] قاعدہ شادی

وغیرہ کے جمعیت کرانے کے لئے یک قلم اس
طرح اوڑا دیں گے جس طرح گدھے کے سر سے
سینگ۔ نتیجہ یہ کہ لہجہ و ڈپوٹی کی نوبت ہی
نہ آئے نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری۔
اب جو ہونا تھا سو ہو گیا بس ؎

عشق میں آل محمد کے جو ہو دراز جسا
پھر بھلا کیا خوف اس کو طوق اور زنجیر کا

س - م - ن - ا - ا

## اوہی اللہ غضب ہوا

ہے ہے حالی بندی کا کلیجہ پھٹا جاتا ہے۔ لئے حواس جا رہے ہیں۔ دل دیکھنا کیسا دھڑک رہا ہے۔ اوہ غضب ہو گیا۔ خدا کی قسم جب سے سُنا ہے اوسان خطا ہو رہے ہیں۔ نوج ایسا ہی تھا تو آدمی کو پیدا ہی نہ کرنا تھا۔ آئے دن کی مصیبتوں نے تو اور بھی کلیجہ چھلنی کر دیا۔ سُنا ہے مراکش کا سلطان دوس نے قتل عام جاری کر دیا چین میں بھی رعایا کو کشمکش ہو رہی ہے۔ پرتگال میں جس پڑی ہے ایک مصیبت ہو تو آدمی رو دھو کر صبر کر بیٹھے۔ کمبخت روز نت نئی مصیبتیں نکلتی رہتی ہیں۔ لے ابھی کہتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کیا غضب ہو گیا۔ بہنا فرشتے کل ذکر کرتے تھے کہ ۱۶ اپریل کو لندن سے تار آیا ہے لے دیکھو کون مقام ہے اچھا سا نام لیا تھا منہ میں ہے زبان پر نہیں آتا۔ نگوڑے انگریزی نام بھی کیسے اینڈے بینڈے ہوتے ہیں کہ ہماری زبان پر نہیں چڑھتے۔ لے بوا وہیں کہیں فرانس کے ادھر کو ہی مقام ہے ... بھلا سا نام ہے۔ ... ہاں ہاں خوب یاد آیا ... آتش فشان پہٹ پڑا لاکھوں مخلوق خدا جل بھن کر راکھ ہو گئی۔ سینٹ ولینسنٹ میں تو۔ سنتے ہو ۱۴۰۰ آدمی جل گئے۔ اے ہے اور غضب تو دیکھئے۔ موے خدائی خوار (ڈاکٹر) وہاں بھی نہ پہونچے۔ چپر پہاڑ کے مردوں کا ناس کر دیا۔ لطف یہ کہ آپ سکتے ہیں کہ زہریلی ہوا کی سمت سے سب ڈھیر ہو گئے لئے سبحان اللہ قربان۔ کیا کیجئے۔ آسمان پر بس نہیں چلتا۔ نہیں تو حشرات الارض وہاں پر بھی جا دبکتے۔ اور ہاں بوا۔ سنتے تھے کہ کچھ پہیاں بوندیں بھی پڑتی ہیں۔ ساوتری کا بھی زور ہے آتش فشانی بھی ہوتی ہے اکثر خانہ بدوشوں نے مجبور ہو کر دریا میں کود کر جان دیدی۔ لاکھوں آدمی یوں مر گئے۔ غریب فرانس کو خدا سلامت رکھے۔ اوس نے اپنے جنگی جہاز کے ذریعہ تین ہزار آدمیوں کو بچایا۔ اللہ رکھے ہماری رعایا پرور شہنشاہ ثریا جاہ نے ۵۰ ہزار ڈالر امداد کے لئے عنایت فرمائے اور شہنشاہ ولیم و جرمن نے بھی بہت کچھ مدد کی۔ اور کسی جدید آبادی کے سکرٹری نے ۰۰ ٹن اشیائے خوردنی بھیجے مسٹر ولین نے بھی بڑی کوشش کی۔ انگلستان میں اور دیگر ممالک یورپ میں ان غریب وطنوں کے لئے چندے ہو رہے ہیں بوا رکھئے ہمدردی انسانی اس کا نام ہے ایک ہم آفت کے مارے ہندوستانی ہیں۔ ہائے پتھر پسیج جائے۔ مگر۔ توبہ ہے جوں کے کانوں پر جوں تک رینگتی۔ لے دور ہی کیوں جائیے چندہ حجاز ریلوے ہی کو دیکھئے۔ کوئی ڈیڑھ برس سے برابر تحریک ہو رہی ہے۔ مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ بوا اصل تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے اب بالکل ہی ستیاناس ہو گیا۔ نگوڑی ماری انگریزی تعلیم کا جب سے عام چلن ہو گیا رنگ کچھ اور سے اور ہو گئے۔ اچھے خاصے شریف۔ بچہ بالسن بھی آزادی کا دم بھرنے لگے۔ اسلامی کاموں سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ ہمدردی اور جمعیت جو اسلام کا سب سے بڑا اصول ہے اوس کو تو لوگوں نے بالکل ہی مٹا دیا۔ ہے ہے تو بچ کر کہاں اس زمانے میں پیدا ہوا۔ بوا اب تو یہاں کسی بات کا مرہم نہیں رہا۔ نگوڑی ماری عورتیں وہ بالکل اندھی بہری ہو گئی ہیں۔ اگر نیک بخت بھی ہیں تو سوائے سینے پرونے اور گھر کے کام دہندوں کے روزہ نماز کے مسائل تک نہیں جانتیں اور ماندہ مارے مردوں کی تو کچھ پوچھو ہی نہیں یا تو سیر تماشہ دیکھنے میں بہت جاتے ہیں اور اگر مالی رو رہی سے خوش ہوئے تو زمانے پر حق میں گذار دیتے ہیں شاطر رنگ میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ دولت ثروت کو رنڈی منڈی کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں خدا کے کاموں میں ایک پیسہ بھی اون کی جیب سے نہیں نکلتا۔ توبہ توبہ الٰہی توبہ۔

## گنگا جمنی خبریں

مولانا پنچ بہادر صاحب تسلیم۔ چونکہ حضور کے دربار گہر بار میں ہفتہ وار نیوز فیشن خبروں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لہذا اینجانب نے چند قسم کی خبروں کو گنگا جمنی کرکے ارسال خدمت کر دیا۔ تاکہ حضور سر پنچ صاحب ملاحظہ کر کے سنیں اور سنائیں اچھا لیجئے ...

۱۳ مئی کو پادری صاحب کے بنگلہ ... استیشن ... کے قریب ...

خون ہوگیا اوس کا اصلی قصہ یہ ہو کہ پادری
صاحب کا بیرہ کسی چمن کی پری پر ایسا فریفتہ
ہوا جیسے کہ ہمارے بمبئی نانک پر بابا رورگ
حضور پنچ بہادر پر۔ غرضکہ مدتوں سے آپس
میں راز و نیاز کی باتیں ہوتی رہیں اتفاق سے
اوس کا خاوند کھنڈوہ سے دوسرے مقام
پر جانے لگا تو اپنی جورو کو بھی ہمراہ لے
جانے کا قصد کیا دوسرے روز اوس کی
جورو نے اپنے یار غار مسٹر بیرے خان صاحب
بہادر سے اپنے جانے کا حال بہت ہی پر سوز
لفظوں میں بیان کیا آپ جانتے مسٹر معرفہ
اس بلائے ناگہانی کو کب منظور کرنے والے
تھے اوس سے فرمانے لگے کہ میری پیاری
معشوقہ تم مجھسے علیحدہ مت ہو ورنہ میں تمہارے
بدولت زندہ درگور ہو جاؤں گا۔ دیکھو میں
تمہارے سبب سے بہت بدنام ہوا ہوں اور
مدتوں کے بعد ہمارا تمہارا چولی دامن کا ساتھ
ہوا ہے اب تم مجھ سے بیوفائی مت کرو اور
ہمارے کشف الکبد میں آتش فراق مت لگاؤ
ورنہ یاد رکھنا کہ تم ادہر جاؤگی اور میں سیدھے
عدم آباد کو رسید ہو جاؤنگا۔ خان صاحب بہادر
کی معشوقہ نے ہرچند اپنی بے بسی اور بیکسی
بیان کی کہ حضور میں اپنے قابو میں نہیں ہوں
میں دوسرے کے اختیار میں ہوں جدہر اس کا
دل چاہے لیجاوے اگر میں عذر یا انکار کروں
تو ذرا وہ مجکو خدا گنج پہونچا دیگا۔ آپ
گھبراؤ نہیں یہ باقی صحبت باقی۔ اگر خدا کو منظور
ہے تو پھر ایکنہ ایک دن یہ پیاری صورت اور
موہنی مورت دیکھنی نصیب ہوگی ہرچند کہ
معشوقہ نے خان صاحب بہادر کو سمجھایا مگر
دیوانے خان صاحب بہادر کی گردن پر
حضرت عشق سوار تھے بھلا وہ کب اوس کے
کہنے میں آنے لگے آپ ہر بات کا جواب یہی
دیتے رہے کہ پیاری تم مت جاؤ۔ ورنہ تمہارے
جانے کے بعد میں چلا جاؤنگا۔ آخرش
اوس کے شوہر نے سفر کا سامان تیار کیا
اور یکبارگی مع معشوقہ خان صاحب بہادر کے
کھنڈوہ سے رفوچکر ہوگیا۔ تھوڑی دیر تک
خان صاحب بہادر اوس کی جدائی میں
ہائے واے مچاتے رہے اوس کے بعد اونہوں
نے خیال کیا کہ یہ رونا تو زندگی بھر کا ہے لہذا
وہ کام کرنا چاہئے کہ جو نہ رہے بانس نہ باجے
بانسری کے مصداق ہو۔ فوراً آپ باورچیخانے
میں تشریف لائے اور چھری اپنے داہنے ہاتھ
میں لے کر دست و دہان خود کشی کرنے لگے ابہی
پوری چھری گردن پر آپ نے نہیں چلائی تہی کہ
پادری صاحب کا دوسرا ملازم جس کو گرمی کہتے
ہیں آگیا اوس نے دیکھا کہ خان صاحب آج
خود ہی حلال ہو رہے ہیں فوراً دوڑ کر اوس
نے چھری پکڑ لی اتنے میں بجد دیکھو دوڑیو کا
شور و غل مچا پولیس دوڑ پڑی اور اون کو
پکڑ کر اسپتال لیگئی خان صاحب نے آدھی
چھری اپنے گلے پر بائیں جانب لگا لیا تہا ڈاکٹر
صاحب نے ٹانکے لگائے اوس کے بعد خان
صاحب کو ہوش آیا تو آپ کیا فرماتے ہیں کہ
جناب ڈاکٹر صاحب آپ نے ٹانکا تو لگا دیا مگر
میں آپ کے دوا خانہ سے نکل کر آپ کے ٹانکے کو
پھر توڑ دونگا۔ ذرا سے کے اب توڑ دونگا کہ
چچا عزرائیل بہی نہ سی سکینگے۔ چنانچہ خان
صاحب بہادر ہنوز اوس کے فراق میں زندہ
درگور ہو رہے ہیں امید ہے کہ آپ اپنے بیچارا
زندگی کو بیمہ کرا کے واپس آجاوینگے۔ اور سنئے
اسی تاریخ میں ایک پارسی صاحب جو ریلوے
اسٹیشن جہانسی میں کام پر ہیں جہاں سے بہوپال
کو مع اپنی جورو واخر لیفہ کے جہاں اون کا بہائی ہے
بغرض ملاقات تشریف لیجا رہے تھے اتفاق سے
آپ کھنڈوہ کے اسٹیشن پر مع اوس بندریہ کے
گاڑی سے اوترے اور سرائے میں مقیم ہوگئے۔ آپ
جانئے آجکل عورت اور مرد دونوں کے لئے
آزادی ہی آزادی ہے اور پہر ایسی عورتیں جو
بالکل آزادی کی پتلی ہیں وہ کیسے ایک جگہ پر
نچلی بیٹھ سکتی ہیں لہذا بغرض تفریح پارسن
صاحبہ تن تنہا بذات خود شہر میں داخل ہوئیں
خدا جانے کھنڈوہ میں کس قسم کا جال بچھا ہوا ہے
کہ قدم رکھنا تہا اور آپ دام مصیبت میں پھنس
گئیں۔ دو دن گذشتہ تک تو پارسی صاحب منتظر رہے
جب وہ نہ آئیں تو آپ متلاشی ہوئے۔ اب کہیں
اون کی نقش پا کا بہی نشان نہیں ملتا جس
کے ذریعہ سے آپ اون کو تلاش لیویں۔ حیران
پریشان وحشی کے مانند ہر شخص سے آپ دریافت
کرتے ہیں اور بکتے ہیں ارے باپ رے میری
جورو کیا ہوگئی۔ ہائے باپ رے میری جورو
کیا ہوگئی جس سے آپ دریافت کرتے ہیں وہی کہتا
ہے کہ میں کیا جانوں کیا ہوگئی۔ آخرش وہ بیچارے
جورو کے مارے تین روز تک کھنڈوہ میں رلتے
رہے مگر نشان ندارد۔ مجبوراً جورو کو صبر کر کے
آپ بہوپال کو جس کے سبب یہ مصیبت
آپ پر نازل ہوئی جلد جائیے۔ وہاں جا کر کیا
دیکھتے ہیں کہ جورو دلکرو ہ آپ کے بہائی صاحب
کے بغل میں چہل بازی کر رہی ہے۔ اوس
وقت جو خوشی آپ کو حاصل ہوئی ہوگی وہ
آپ ہی کے دل سے دریافت کرنا چاہئے قریب
تہا کہ شادی مرگ ہو جاتا۔ خیر گذری نگار کہتے

لگے کہ پیاری ہم کدہر سے خوشی کی لاگ پر چلی آئی ہیں
تھا دس نے نہایت ہی انچ پیچ اور نازک لفظون میں
ہر پنچ سے ہر پیچ لگاکر بیان کیا کہ مین نے
تمہارا امتحان لیا ہے تا کہ مجھے معلوم ہو جاوے
کہ تم مجھکو کس قدر پیار کرتے ہو۔ چنانچہ پہر فلا
سے آپ پہر کہنڈوہ کو تشریف دیئے یار لوگون نے
قرطینہ میں ریانس پا خدا خیر کرے۔ اب کے
و نمبر پارسن صاحب کیا گل کہلاتی ہیں۔ اور
سنیئے اسی تار سے مین گورون کی پلٹن نازل
ہوگئی سے لیجئے قریب دو درہن کے شہر مین بہی
بہا خوری سے آ گئے۔ اب تو جنگل کی شیرنیون
کی چاندی ہے۔ اوپر ملاحظہ کیجئے ایک درجن
جنگل مین داخل شد۔ ارے رنڈیان زندگی؟
سے سنگ ہو گئین۔ یہان تو ایک بہی نظر نہیں
آتی ہیں یہ گورے سب وہان سے مار کہاتے ہوئے
آ نکلا ہیں۔ اور ان کے پیچہے کوئی خون گدڑ سیکڑا
رنڈیون شور و غل مچاتے چلے آ رہے ہیں۔
او ہو! بازار میں بلڈ کیون مچ گیا ہے نیچے ایک
گورے نے کہ خنجر سے کسی دوکاندار کو زبردست درازی
بہی کر دیا جس کے سبب سے اوس نے اوس
کا ہاتہ پکڑ لیا ہے اور سب کے سب اوس
پر دانت لگاتے کہڑے ہیں ارے باپ رے
یہ تو بلوہ کی صورت نظر آ رہی ہے۔ سب گورے
دوکانون کا ستیاناس کر رہے ہیں یہ بچے ایک
نے صراف کی دوکان سے پیسہ لیکر بازار میں
پہینکدیا۔ اب دوکانداروں نے فوراً دوکان
بند کر لیا اور یہ کمبخت کو نجہڑون کی دوکان
سے کم لیکر بازار ہے مکوا رہے ہیں کہ کوئی آدمی
نکلنے نہیں پایا آخرش سب نے مشورہ کیا
کہ یہ تو بازار کو لوٹ لیں گے بہتر ان کو یہان سے
نکالدینا چاہئے سب کے سب دوکاندارون

نے ڈنڈا لیکر ہنگامہ شروع کیا اور اسی پر کر تو
ڈرا اس سال کا مزہ آ گیا ہے یہ لوچ گورے کمبخت
ہندوستانیون پر تیرے بدل بدل کر مار
کر رہے ہین پولیس جا سے پہونچی ہے سبب
پولیس نے دیکہا کہ اب گورے زیادہ اودہم
مچا رہے ہیں اور سنگ باری بہت کر رہے
ہین تو دو چار نے یکبارگی دہاوا بول دیا اور
کہدیا کہ ان کو گرفتار کرنا چاہئے ہا ہا پولیس
کا آگے بڑھنا تہا کہ چلو تھے گورے سر پہ پاؤن
رکہ کر ایسے بہاگے جیسے ہماری سرکار عالی
رتہا سے کمبخت گورے بٹ خوشیکہ پولیس نے دو
وسکی کے گورون کو گرہ بارگ تک پہونچایا
اور دو ایک کی گول پکڑ اون کے افسر کے پاس
بہیجا دیا کہ یہ لوگ شہر مین آ کر ہمارے کالے
لوگون کو پریشان کرتے ہیں اندازاً تو انہون نے
بالکل بلوہ کی صورت کر دیا تہا معہ تو ہے کہ
خبر ہوئی کہنڈوہ کی رعایا بالکل ٹہیک ہے ورنہ
گورے بالکل کاٹے ہو جاتے۔ ٹولی کے
سپہ کے ذریعہ سے اون کے افسر نے اون کو طلب
کیا۔ معلوم نہیں اون کا کیا حشر ہوگا۔ کمبختون نے
بلوے میں ایک پولیس مین کو ادہ موا کر دیا۔ خیر
جی جانے دو اپنی ڈفلی اپنا راگ ہے۔ اور سنئے
ہر نہین گورون مین سے ایک نے ایک رنڈی کے
صندوق بیچ سے چلتی تین روپیہ نکال لیا وہ بیچاری
اوس کے پیچھے پیچھے گہوم رہی ہے اور کہتی ہے
کہ صاحب ہمارا روپیہ۔ صاحب ہین کہ رام خول
نباہ رہے ہیں۔ مگر آپ جانئے جاں نثاری کی کمائی
کرو دیے صبر کہان۔ سایہ کیطرح اوس
کے پیچھے لگی ہوئی ہے سیہ لیجئے مجبوراً صاحب
نے نصف حوالہ کردیا اور دون کو تہری قدر کرتے
ہوئے نشان کو کاہ سمجھ لیا۔ یہ ہی اوس کے

ساتہہ چل اتفاق سے اون کا افسر راستہ
مین مل گیا رنڈی نے واویلا مچائی اور افسر سے
کہا کہ صاحب ہمارا روپیہ صاحب نہیں دیتا
یہ بڑا چور سینہ زوری ہے۔ صاحب نے گٹ پٹ
کرکے دریافت کیا تو سچ نہا اور تین روپیہ رسید
کیا اور روانہ کیا۔ بہلا اس وحشت کو بہی کچہ
ٹہکانا ہے۔ اب رنڈیون کی کمائی پر بہی ہاتہ
صاف کرنے لگے تو خدا ہی حافظ ہے اچہا لیجئے
رخصت۔

ہل فـــ ـــیم
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
بقـــ ـــلم
جی - پل - یو - آر مسٹر ظرافت نگار لندن
مقام کہنڈوہ

## لطیفہ

ایک حکیم صاحب کے پاس ایک مریض گیا
اور کہا کہ مجھے بخار آتا ہے۔ حکیم صاحب نے کہا
روز کا ہے یا باری کا مریض نے کہا کہ باری تو
جانتا نہیں مگر ایک روز آتا ہے اور ایک روز
وقفہ دے کر پھر آتا ہے حکیم نے کہا باری تو ہوا
مریض نے کہا باری کا تو تب ہو جبکہ آج مجھے آوے
کل تم کو آوے پرسون آپ کے گہر آوے حکیم از
حد شرمندہ ہوا۔

---

دریا ہے ایک کشتی پر سوار تھے اتفاقاً یکایک
کشتی طوفان میں آ گئی ایک جولاہا مضطرب الحال
ہو کر بولا کہ کشتی ڈوب جاوے دوسرے نے جواب
دیا کہ ڈوب جاوے تو تمہاری ہماری بلا سے کشتی ڈوبنے
کا غم مالک کشتی کو ہونا چاہئے ہم کو یہ نہیں اور
سہی۔

# زمانہ کے نوعمرونکیلئے ایک عجیب وغریب نسخہ

حکیم کلو چاندپوری کہ اپنے زمانہ میں سچ مچ کے مسیحا سمجھے جاتے تھے اور اپنے معالجات سے گویا مردہ جلاتے تھے اور حکیم شریف خان صاحب جو کے لئے اطبا کی وہ سر بستہ مکتوبہ مجربات جن کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی ہو اگر آپ دیکھنا چاہیں زیر نسخہ ملاحظہ فرماویں جس میں آتشک سوزاک وغیرہ امراض کے علاجات اور مقوی باہ حلوجات اور معجونات اور طلاء اور پٹی وغیرہ کے نسخجات عموماً اور دیگر امراض کے علاج خصوصاً مذکور ہیں۔ اس کتاب کا نام کنز الاسرار ہے باوجود ۰۰ مصنف کے رفاہ عام کی غرض سے قیمت صرف ایک روپیہ (عـہ) رکھی گئی ہے بشرطیکہ ناپسند فوراً واپس خرچ طرفین ذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:- کے۔ ایم۔ حسن اینڈ کو شہر مرادآباد۔

# کوک شاستر

موسوم بہ

# مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے اور بالخصوص نوجوان مایوس العیش کے دستگیر و تیماردار تندرستی کے واسطے مجرب نسخے کوشش ہے بہت سے ہیں جن کے عوض اہل دنیا بہا جان بھی قربان کرنے کو دریغ نہ کریں گے خیر بابت مردوں اور عورتوں سے ۔۔۔ ۔۔۔ قیمت ایک روپیہ (عـہ)

المشتہر ۔۔۔ جود دیا بخش محلہ قانون گویان مرادآباد

# اسلامی دنیا

حیفا سے بصرہ تک کی ریلوے لائن جو کئی برسوں سے جاری ہے اور جسے ایک یورپین کمپنی نے تیار کیا تھا حسب الحکم سلطانی بابعالی نے حسب معاہدہ ایک لاکھ ۵۵ ہزار پونڈ میں کمپنی مذکور سے خرید لی ہے عنقریب یہ لائن مع کل سامان اور لوازمات کے کمیٹی منتظم حجاز ریلوے کے سپرد کردی جائیگی۔ جس کے انتظام کے لئے کمیٹی مذکور کے ماتحت ایک سب کمیٹی قائم کی گئی ہے اس سب کمیٹی کے صدر مجلس رشید پاشا گورنر بیروت اور ڈائرکٹر جنرل حمدی پاشا سابق گورنر بصرہ ہوں گے۔

ہمعصر مصباح الشرق لکھتا ہے کہ جلالتمآب سلطان المعظم نے حضور صدر اعظم کو حکم دیا ہے کہ آمدنی اور خرچ کا موازنہ ماہ بماہ ہوا کرے اور ہر مہینے تمام صوبجات کی ماہانہ آمد و خرچ کے حسابات آستانۂ علیہ کے صدر دفتر میں پہونچ جایا کریں۔ اور تمام دفاتر و محکمجات کے ملازموں اور عہدہ داروں کو مہینے کے مہینے دیدیا جایا کرے جو رقم باقی بچے وہ داخل خزانۂ عامرہ کی جائے چنانچہ تمام ولایات عثمانی کے گورنروں کے نام احکام جاری ہو گئے ہیں۔ ماہانہ بچت بعد وضع اخراجات ضروری ماہوار آستانۂ علیہ میں پہنچ جایا کرے۔ اور ضروری اخراجات کے لئے ہر ایک صوبہ میں ۱۰۔۰۰ ہزار قرش۔ اور ہر ایک ضلع میں پانچ ہزار قرش رکھ لئے جایا کریں۔

نجاشی ملک شاہ حبش نے جو زمین بیت المقدس میں گرجا تعمیر کرنے کے لئے خرید کی ہے۔ مذہب حبشہ اس میں زیادہ تر رکھنے کے لئے بیت المقدس گیا ہے۔ یہ گرجا خاص اہل حبش کے لئے ہوگا۔

# خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

ناظرین ایک نادر تحفہ آپ کے پیش نظر کرتے ہیں جو کئی سال کے تجربہ و کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے۔ وہ تحفہ کیا ہے وہ خضاب لاجواب ہم مانند تیل کے ہے۔ برش سے بالوں میں لگایا جاتا ہے۔ پانچ منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں رنگ نہایت عمدہ دیتا ہے۔ اور لطف یہ کہ بال نرم اور چمکدار رہتے ہیں۔ اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے قیمت فی بکس روپیہ ایک (عـہ) روپیہ محصول ذمہ خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائے گا ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی۔ ہمارے پاس صدہا سارٹیفکیٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش چند۔ صاحبان کے نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں آپ اپنے اطمینان کے لئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں۔

(۱) آغا حسن علی صاحب بالی گنج کلکتہ (۲) شاہ احمد صاحب بالی گنج کلکتہ۔ (۳) بابو میر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی (۴) محمد حسین صاحب کے ٹ ماسٹر رسالہ جیکب آباد (۵) حکیم اہلم علی صاحب کوا یا بانار بازار کلکتہ بالآخر یہ ایک قسم کا گلاب ہے جہاں کہیں بال گرانے منظور ہوں وہاں تھوڑا سا لگا دیجئے بال خود گر جائیں گے لطف یہ کہ سوزش نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی عـہ علاوہ اس کے ہمارے یہاں ہر قسم کی ادویات موجود ہیں جس کسی کو کسی قسم کی دوا درکار ہو بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کرلیں۔ المشتہر حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نورشاہ ہمدانی۔ گنجی محلہ ہیڈ آفس بانڈی سیجئے

**خضاب** مذکورہ بالا پتہ پر بھی مل سکتا ہے۔ منشی عبدالرحمن آزاد قریب مطبع بہادر سنجیدہ

# جاسوسوں کی رپورٹین

جنگ وزیرستان کی خدمات کے صلہ میں پندرہ جوانون نے خاص اعزاز حاصل کئے۔ تمغہ اور سپاہ اس کے علاوہ ہے۔

مدراس میں بروز تاجپوشی آرائشگی و روشنی ہوگی۔ عظیم الشان گارڈن پارٹی دیجائیگی اور پندرہ ہزار طلبا کی دعوت کیجائیگی۔

پشاور میں ڈسٹرکٹ آفس کے متعلق دفاتر کو دام کمیر جل کر راکھ ہوگیا۔

قریہ خانہ کجان میں دربائے ... پھر چڑھاؤ پر ہے سرکار کیطرف سے مزید حفاظت نہ ہوگی۔

بنگال میں ایک سرپلین کو بوجہ نالائقی تنزل کی سزا دیگئی۔ گویا ۳۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔

لارڈ ہارڈنگ بعد ... بنگال میں شکار کھیل کر کلکتہ سے روانہ سنگاپور ہونگے وہاں سے سیام کی سیر کرینگے۔

تانی گنج کے کارخانہ کاغذسازی (بنگال پیپر ملز) میں آگ لگی۔ ایک مکان جل گیا۔ بیمہ شدہ تھا۔

جنوبی افریقہ کے لئے ہندوستان سے اور ۵ ہزار ... بذریعہ جہاز جنوبی افریقہ کو بھیجی گئیں۔

شملہ میں خوفناک ... کے حال کے تماشے سے ۳۰۰ روپیہ کی معقول و خالص آمدنی ہوئی۔

نیپال ایجنسی کی بابت راجگدہ کے پاس پانچ لاکھ کا ذخیرہ ... خرید سکے گے۔

ہندوستان میں اس وقت ...

قیدی ۲۰۰ ہیں ۳۵۰ قیدی اور اگلے ہفتہ تک آتے ہیں۔

شہر کلکتہ کی مجوزہ اصلاح کے لئے بالفعل گورنمنٹ سے ۳۰ لاکھ کا قرض چاہا گیا ہے۔

قادی کانگڑہ میں ملکہ قیصرہ وکٹوریہ کی یادگار کے لئے ۱۰۰۰ جمع ہوا۔ زنانہ ہسپتال ہوگا۔

تیراہ میں وسکی شراب کی بوتل کے بھک سے اڑ جانے سے کیپٹن کار مجروح ہوئے ہیں۔

تیراہ کا ملا سید اکبر پھر ایک بھاری جرگہ لیکر کابل گیا ہے خالی از معنی نہیں۔

لاہور میں میونسپل روشنی بجائے کیروسین کے استعمال گیس سے کرنے کے تجویز زیر غور ہے۔

افواہ ہے دربار دہلی کے بعد میرٹھ میں جو فلنگ فوج رہتی ہے چھاؤنی دہلی کو منتقل کی جائیگی۔

سندربن (بنگال) کا کشنر ولیم راس جرم خون میں ڈیڑھ سال کی سزایاب تھا قید خانہ ہی میں مرگیا۔

کلکتہ میں بینٹنگ رود کی جدید سڑک نکالی گئی۔ ۴۰ فٹ فراخ ہے۔ نئی مارکٹ بھی بنے گی۔

برہما گورنمنٹ نے رنگون کے گھاٹ کی ضروری اصلاح منظور فرمائی۔ قریب ایک کروڑ خرچ ہوگا۔

برہما کے ساتھ ہندوستان کا سلسلہ تار ٹوٹ گیا تھا۔ اب درست کر دیا گیا۔ پیغام برابر جاری ہوگئے۔

تھنہ گانون (رنگاپور) کے بلوہ کے متعلق ۴۶ بلوائی گرفتار ہیں۔ ان میں ۱۱ ہندو اور باقی سب مسلمان ہیں انہوں نے سب انسپکٹر کو جلادیا تھا۔

ہائیکورٹ کلکتہ کے لئے ایک زائد جج کی تقرری کی منظوری وزیر ہند بہادر سے آگئی۔

چین میں ہندی فوج ۱۰۰۰ ... کم کی گئی بجائے ۸ کے پانچ پلٹنین کافی سمجھی گئیں۔

لاہور میں ... ایک ... عورت کے متعلق ماخوذ ہیں تحقیقات جاری ہے۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ کو بخار آتا ہے ڈاکٹروں نے کوہ مری جانے سے روکدیا ہے۔

ہندی دستہ فوج جو ولایت جائیگا اس کے ساتھ بجائے ۳ کے ۵ ہاسپٹل اسسٹنٹ ہونگے۔ ... کو ... ملیگا۔

گورنمنٹ بمبئی نے نادار زراعت پیشہ کو بجائے مالیہ سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ معاف فرمایا ہے۔

کلکتہ میں کمپنی دھرم تلہ کا دخانی کارخانہ عظیم سرمایہ سے قائم کرینگے۔ دہلی عنقریب۔

کانپور میں ایک جدید میونسپل ہال بنانے کی منظوری ہوگئی۔ سول لائنز میں تعمیر کیا جائیگا۔

سنگاپور میں دو چینی اس جرم میں گرفتار ہوئے کہ انہوں نے بنکاک سے ایک جوہری کے ۷۰ ہزار ڈالر مارلئے تھے۔

کلکتہ میں ایک ہندو کو ایک سال قید سخت ہوئی جعل سکے سے لین دین کرتا تھا۔

روس کے جنوب ... مرحجات میں ... ترقی ...

یہ مثل مشہور ہے کہ کردنے خویش آمدنی پیش پیش — چنانچہ موضع پیپرود تھانہ کانٹ ضلع شاہ جہان پور مین مسمی دوارکا بہت بڑا پولیس کا خیر خواہ تھا اس نے پولیس کی خیرخواہی مین بہت سے بے قصوروں کو جیل خانہ مین بھجوا دیا اور آپ پولیس کے خیرخواہ بنے ہوئے اکڑا کرتے تھے لیکن یہ خبر نہ تھی کہ کسی روز ہم پر بھی پولیس دست شفقت پھیرے گی معاملہ یہ ہوا کہ سیتا رام کے کھیت مین سے کسان کے لڑکے نے پولی گندم چرا کر لیجا سیتارام اوس کو پکڑ کر تھانہ کو لے گیا دوارکا بیٹر و تھانہ دار کے ہمراہ بنے ہوئے بنے گھنٹے ہی تھانہ کو پہنچے اور پرکے اوس کے باپ بھائی بھی پہنچے اور دارو گنگر تھانہ دار صاحب سے معرفت دوارکا شروع ہوئی کہ ۵۰ روپیہ لیکر ملزم کو چھوڑ دو چونکہ دوارکا خود تھانہ دار صاحب بنے ہوئے تھے یک کروہ روپیہ تھانہ دار صاحب کو دیئے تھانہ دار صاحب اس سے پہلے رشوت اور جھوٹ سے توبہ کر چکے تھے توبہ سے مجبور ہوئے روپیہ ۲۵ دیکھ کر منہ مین پانی بھر آیا ہوگا مگر خیر درویش بر جان درویش تھانہ دار صاحب نے قلم اوٹھا کر رپورٹ لکھ دی کہ دوارکا نے ۵۰ روپیہ رشوت کے دیئے چنانچہ مقدمہ رشوت کے چالان کرتا ہون صاحب مجسٹریٹ نے دوارکا کو چھ ماہ قید سخت سزا دی۔

مسٹر ولایت اللہ خزانچی شاہ جہانپور کا دیوالہ اپریل ۱۹۰۸ء کو نکلا تھا آج وہ اس دیوالیہ کی وجہ سے عمری سے بھی علیحدہ کر دیئے گئے۔

نیم چند پر سو روپیہ جرمانہ ۶ ماہ کے قید سخت اور جو عورت شریک جرم تھی اوس پر پچاس روپیہ جرمانہ ۴ ماہ کی قید سخت سے (نامہ نگار پنچ بہادر از شاہجہانپور)

خبر ہے کہ سرحدی صوبہ پنجاب ورکنگ کمیٹی مقام شملہ مین مقرر ہوگا۔ پنجاب کم دلچسپی ہوئی ہیں۔

دہلی کے دربار کارونیشن مین نیپال دربار کیطرف سے بھی قائم مقام حاضر ہوگا۔

امروہہ کے فساد محرم کی تحقیقات مراد آباد مین ۱۲ مئی سے شروع ہو گئی۔

دہلی کے دربار کارونیشن پر ۴۳ ہزار آئینی فوج جمع ہوگی۔ اور دو النفیر فوج اسکے علاوہ ہوگی۔

ہندوستان مین قحط زدون کے تعداد ۴ لاکھ ۱۲ ہزار تک ہے قریب ۱۷ ہزار کا اضافہ نکلا۔

نیکانیر مین شکایت ہے کہ دیہاتی عہدہ دار ملکہ قیصرہ کی ہندی یادگار کے لئے جبراً و قہراً چندہ لیتے ہین۔

سرحد برما کی ریاست شان کا درجہ اول کا سردار نجیبا صابرا سی آئی ای فوت ہو گیا۔ اس کی عمر ۵۰ سال تھی۔

سر کھنڈو مہاراجہ صاحب جیپور لندن مین کینسنگٹن شملہ کے مکان موسومہ لاج مین ٹھہر جائیگے۔

مسودہ قانون کورٹ آف وارڈز

مدراس کی بابت حضور وائسرائے نے آخری منظوری دیدی۔

دربار میسور نے تین میڈیکل اور تین انجینیرنگ وظائف قائم کئے۔ یہ خاص رعایا میسور کے لئے ہین وظائف سالانہ ہون گے۔

راجہ بود یہ دکا ایک عہدے سنگین الزام لگایا گیا کہ مال مسروقہ کے چھپانے مین اعانت کی تھی۔

کلکتہ مین برقی ٹریموے کے ساتھ دخانی گاڑیان مروج ہوئین۔ فی گاڑی ۳۰ تک مسافر ہون گے۔

ریاست نیپال کے پاس ۳۰ ہزار فوج آئینی اور ۲۰ ہزار دیگر فوج بتلاتے ہین۔

توسیاہ نہ (امریکا) کی عالمگیر نمائش کی افتتاح گورنمنٹ ہند نے شائع کی۔ اگلے سال ہوگی۔

## طاعونی شکار

| تاریخ | مبتلا طاعون | اموات طاعون | اموات کل امراض |
|---|---|---|---|
| ۱۱ مئی | ۵۳ | ۵۵ | ۱۲۶ |
| ۱۲ ” ” | ۴۲ | ۴۰ | ۱۳۱ |
| ۱۳ ” ” | ۴۴ | ۴۰ | ۱۲۳ |
| ۱۴ ” ” | ۴۵ | ۴۳ | ۱۴۳ |
| ۱۵ ” ” | ۴۰ | ۳۹ | ۱۰۹ |
| ۱۶ ” ” | ۳۰ | ۳۴ | ۱۱۳ |
| ۱۷ ” ” | ۳۳ | ۳۷ | ۱۰۹ |

مطبع حمیدی واقع ممبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید خان دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا